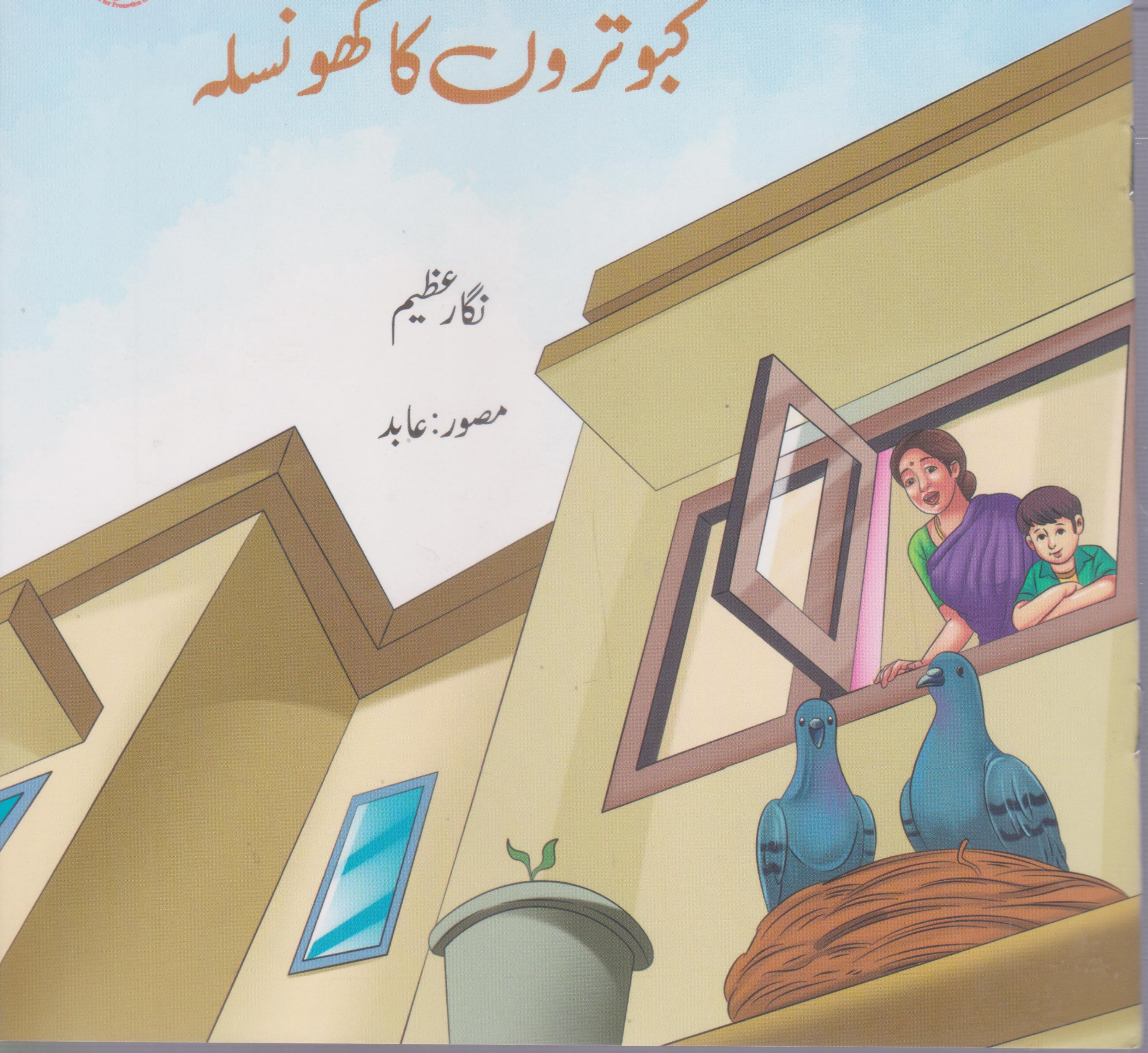
کبوتروں کا گھونسلہ

نگار عظیم

مصور: عابد



8 تا 12 سال کی عمر کے بچوں کے لیے

نئی نسل کی ذہنی نشوونما اور ان کے خوابوں کو پرواز عطا کرنے کے لیے قومی تعلیمی پالیسی 2020 کے تناظر میں عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ادب اطفال کی تخلیق و تشکیل کے لیے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی نے نئے اشاعتی مشن اور وژن کے تحت 18 تا 20 ستمبر 2024 ادب اطفال ورکشاپ کا انعقاد کیا تھا، جس میں بچوں کی نفسیات و ترجیحات کا خیال رکھتے ہوئے معتبر تخلیق کاروں کے تعاون سے دلچسپ اور معلومات افزا تخلیقی مواد تیار کیا گیا۔ یہ کتاب اسی ورکشاپ سیریز کی ایک کڑی ہے۔



ڈاکٹر شمس اقبال
ڈائرکٹر

ISBN 978-93-49533-17-2

پہلا ایڈیشن: 2025

تعداد: 1100

KABOOTARON KA GHONSALA
by Nigar Azeem

قیمت: -/25 روپے

سلسلہ مطبوعات: 2179

ناشر: ڈائرکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی-110025
فون نمبر: 49539000، فیکس: 49539099
شعبۂ فروخت: ویسٹ بلاک-8، آر-کے-پورم، نئی دہلی-110066 فون نمبر: 26109746
فیکس: 26108159 ای-میل: ncpulsaleunit@gmail.com
ای-میل: urducouncil@gmail.com، ویب سائٹ: www.urducouncil.nic.in
طابع: ہائی ٹیک گرافکس F-28/3، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-2، نئی دہلی-110020

کبوتروں کا گھونسلہ

نگار عظیم

مصور: عابد



قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی

نریتا اپارٹمنٹ یاری روڈ

ممبئی، بیٹے کے یہاں آئے ہوئے

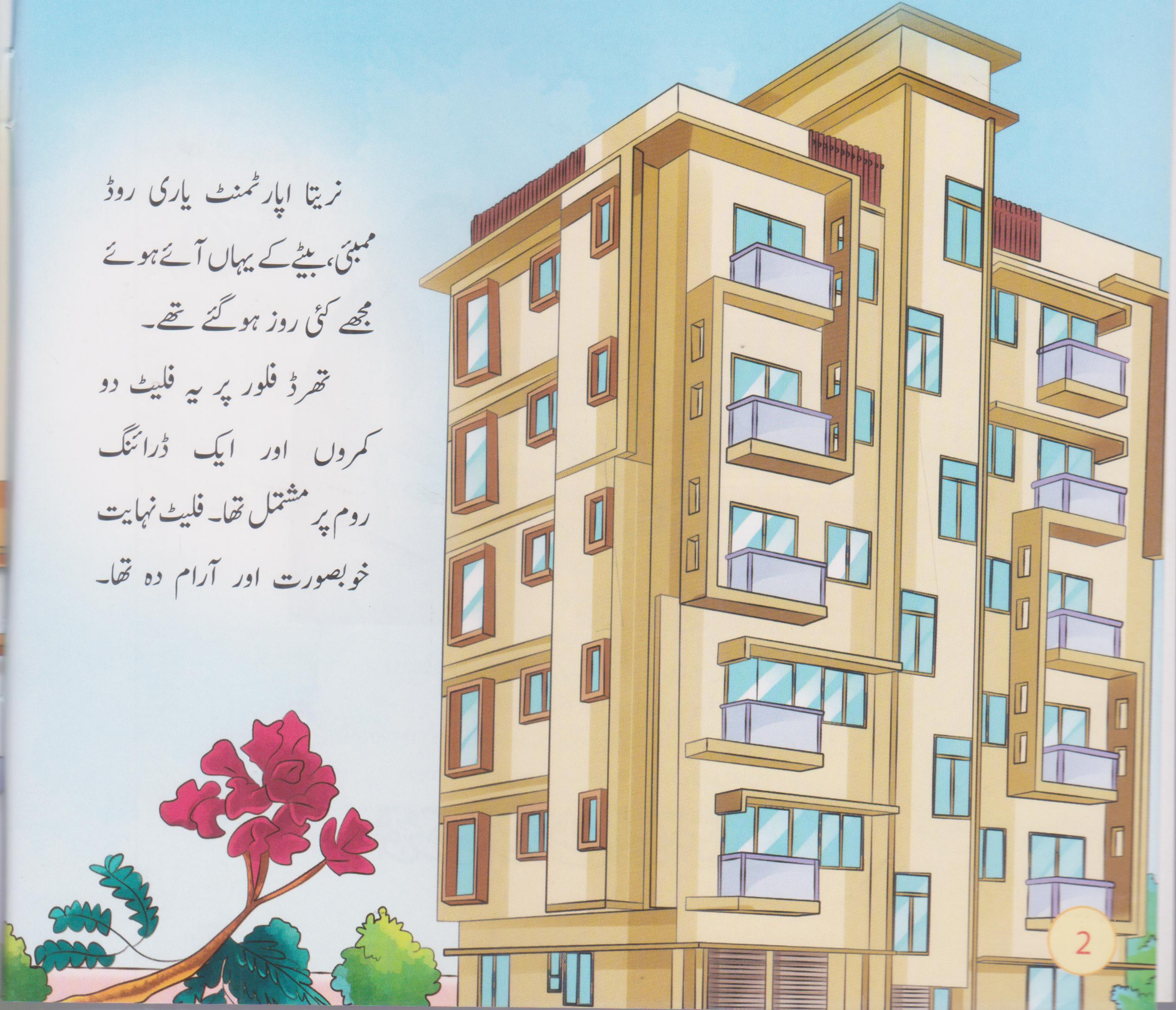
مجھے کئی روز ہوگئے تھے۔

تھرڈ فلور پر یہ فلیٹ دو

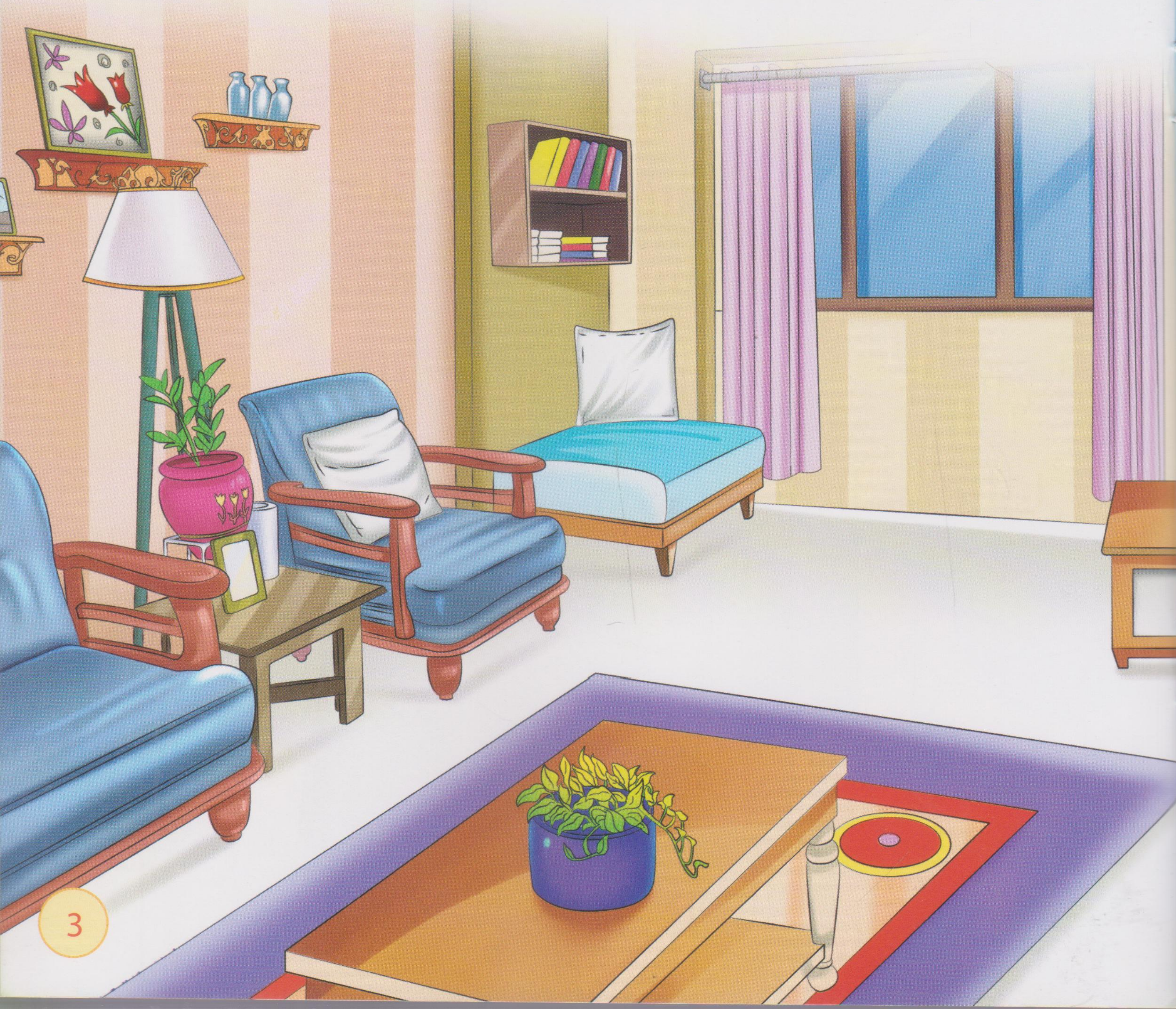
کمروں اور ایک ڈرائنگ

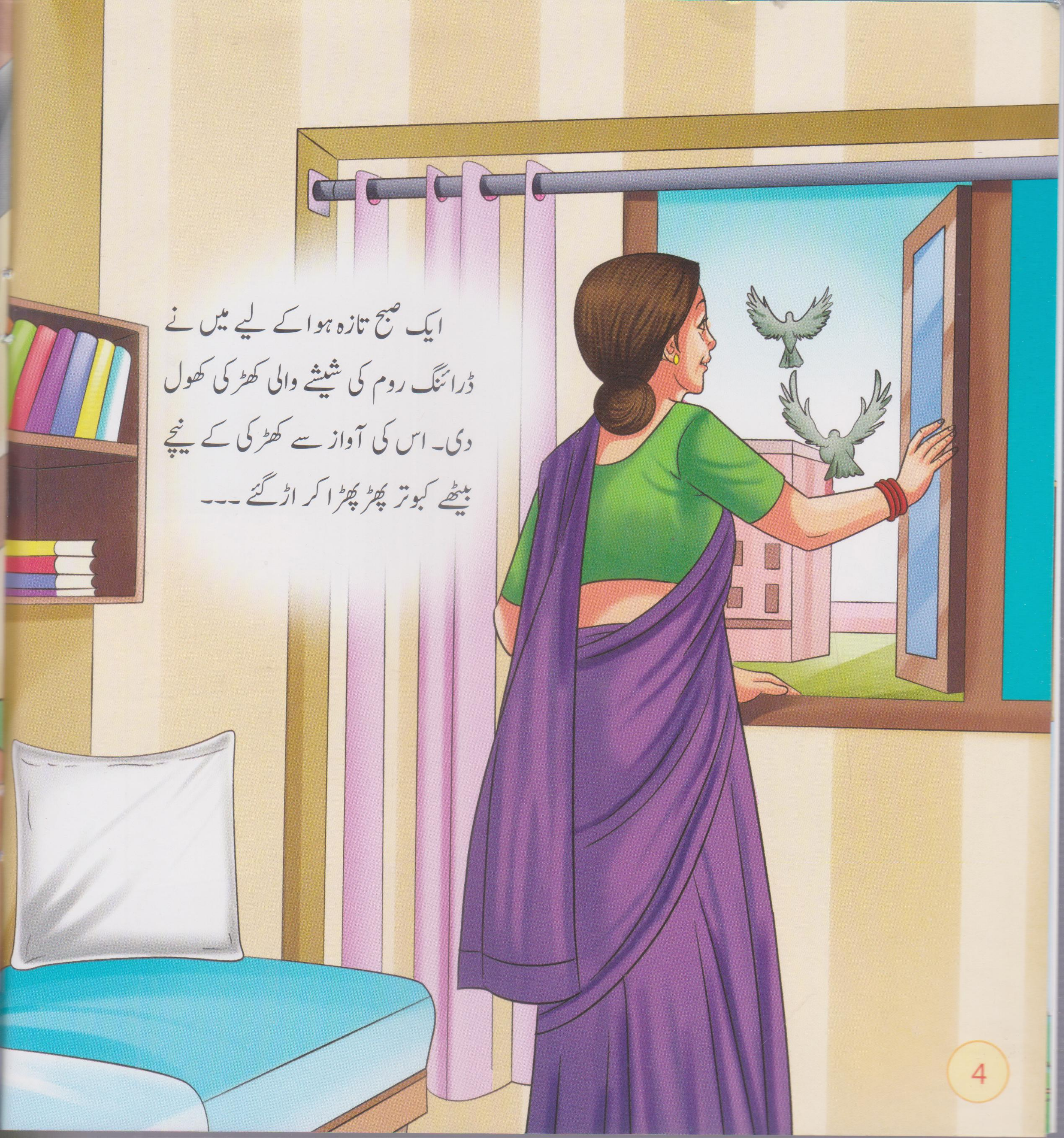
روم پر مشتمل تھا۔ فلیٹ نہایت

خوبصورت اور آرام دہ تھا۔



تین طرف کھلنے والے اس فلیٹ سے پارک پیڑ، پودے، پھول اور ہریالی ہی ہریالی نظر آتی جو بہت خوبصورت لگتی۔ املی اور گل مہر کے پیڑ خاص طور پر اپنی طرف متوجہ کرتے۔ چاروں طرف چڑیوں اور پرندوں کی آوازیں سنائی دیتیں۔

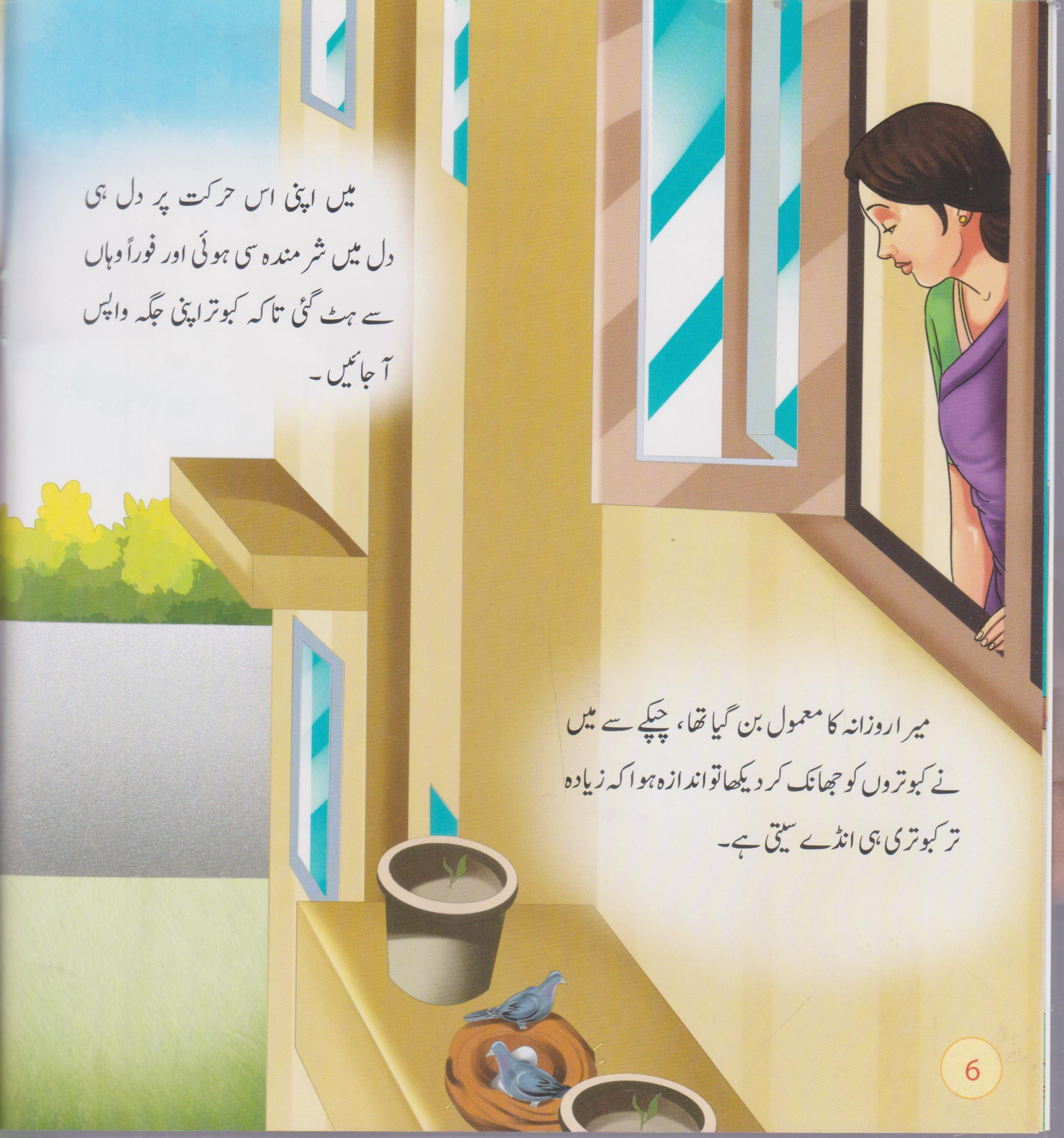




ایک صبح تازہ ہوا کے لیے میں نے
ڈرائنگ روم کی شیشے والی کھڑکی کھول
دی۔ اس کی آواز سے کھڑکی کے نیچے
بیٹھے کبوتر پھڑپھڑا کر اڑ گئے ۔۔۔

میں نے کھڑکی سے باہر گردن نکال کر نیچے دیکھا تو دو سوکھے
پودوں کے گملے اور کونے میں تنکوں کا ایک گھونسلہ بنا تھا جس میں
دو انڈے رکھے تھے۔ انھیں دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا لیکن میری
بے جا دخل اندازی سے گھبرا کر کبوتر اڑ گئے تھے۔

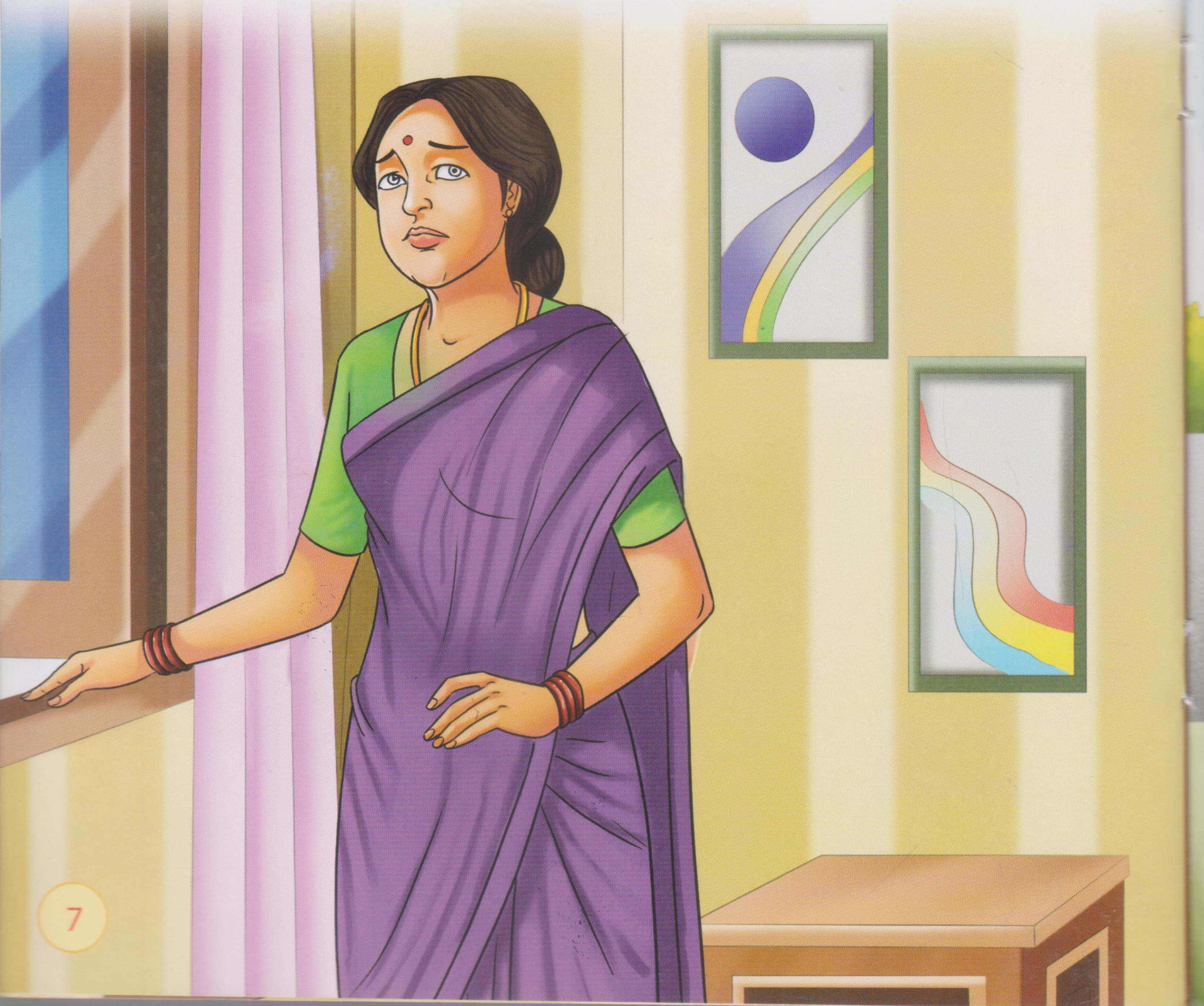




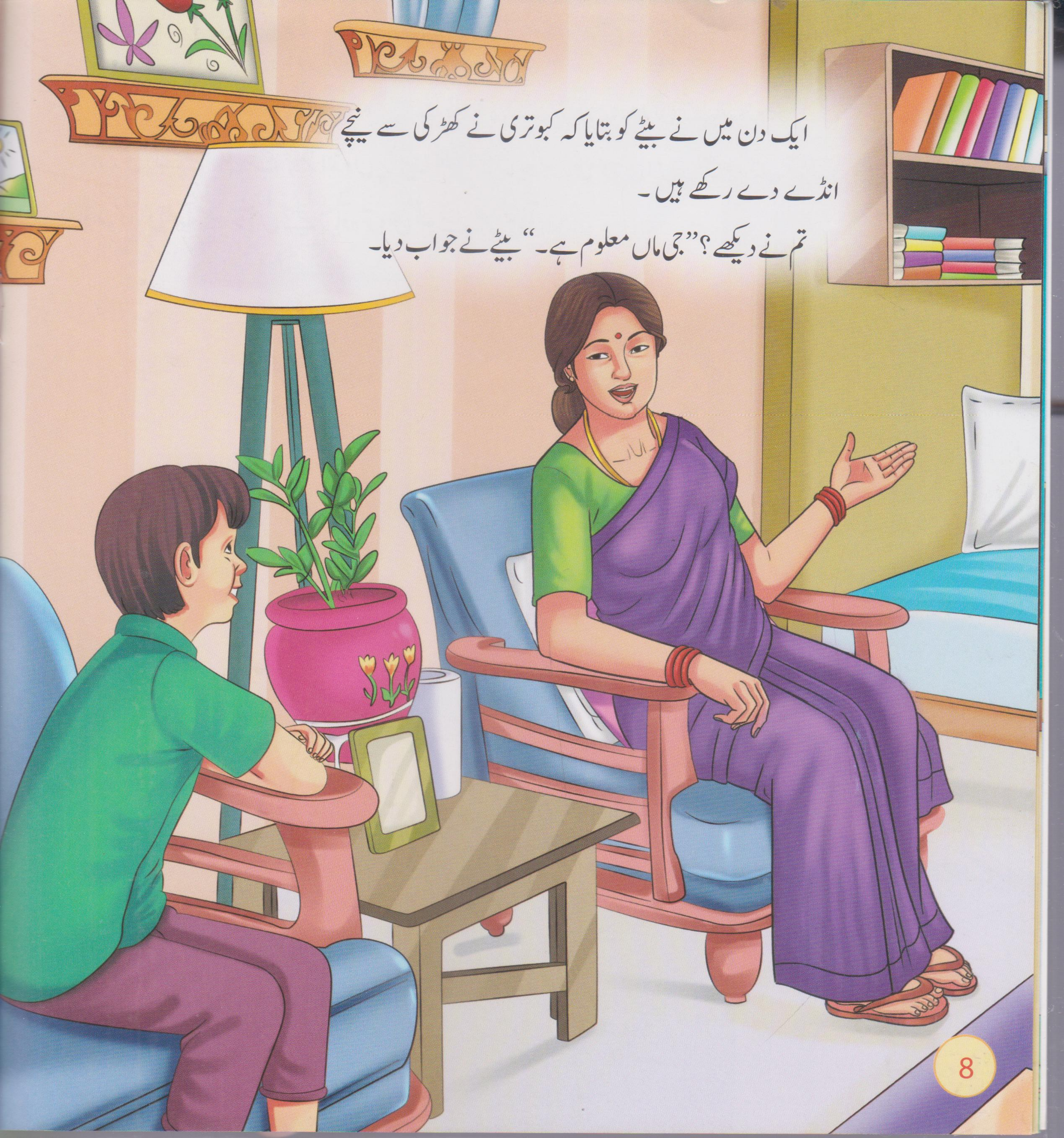
میں اپنی اس حرکت پر دل ہی دل میں شرمندہ سی ہوئی اور فوراً وہاں سے ہٹ گئی تاکہ کبوتر اپنی جگہ واپس آجائیں۔

میرا روزانہ کا معمول بن گیا تھا، چپکے سے میں نے کبوتروں کو جھانک کر دیکھا تو اندازہ ہوا کہ زیادہ تر کبوتری ہی انڈے سیتی ہے۔

کبوتر مٹر گشتی اور غٹر غوں زیادہ کرتا ہے بلکہ اس کے غٹر غوں سے ہی مجھے اندازہ ہوا کہ یہ کبوتر ہے۔ جب کبوتری دانا چگنے جاتی تب کبوتر انڈوں پر بیٹھا نظر آتا شاید کبوتری کو بھی اس پر یقین نہیں تھا کہ وہ سنجیدگی سے یہ ذمہ داری نبھا سکے گا اس لیے زیادہ تر وہی گھونسلے میں ہوتی۔



ایک دن میں نے بیٹے کو بتایا کہ کبوتری نے کھڑکی سے نیچے
انڈے دے رکھے ہیں۔
تم نے دیکھے؟ ''جی ماں معلوم ہے۔'' بیٹے نے جواب دیا۔



کبوتر بیٹھا بس غٹر غوں کرتا رہتا ہے کبوتری شاید بھوکی رہتی ہے اس کو دانا یا چاول وغیرہ کچھ ڈال دیا کرو میں
نے بیٹے سے کہا۔





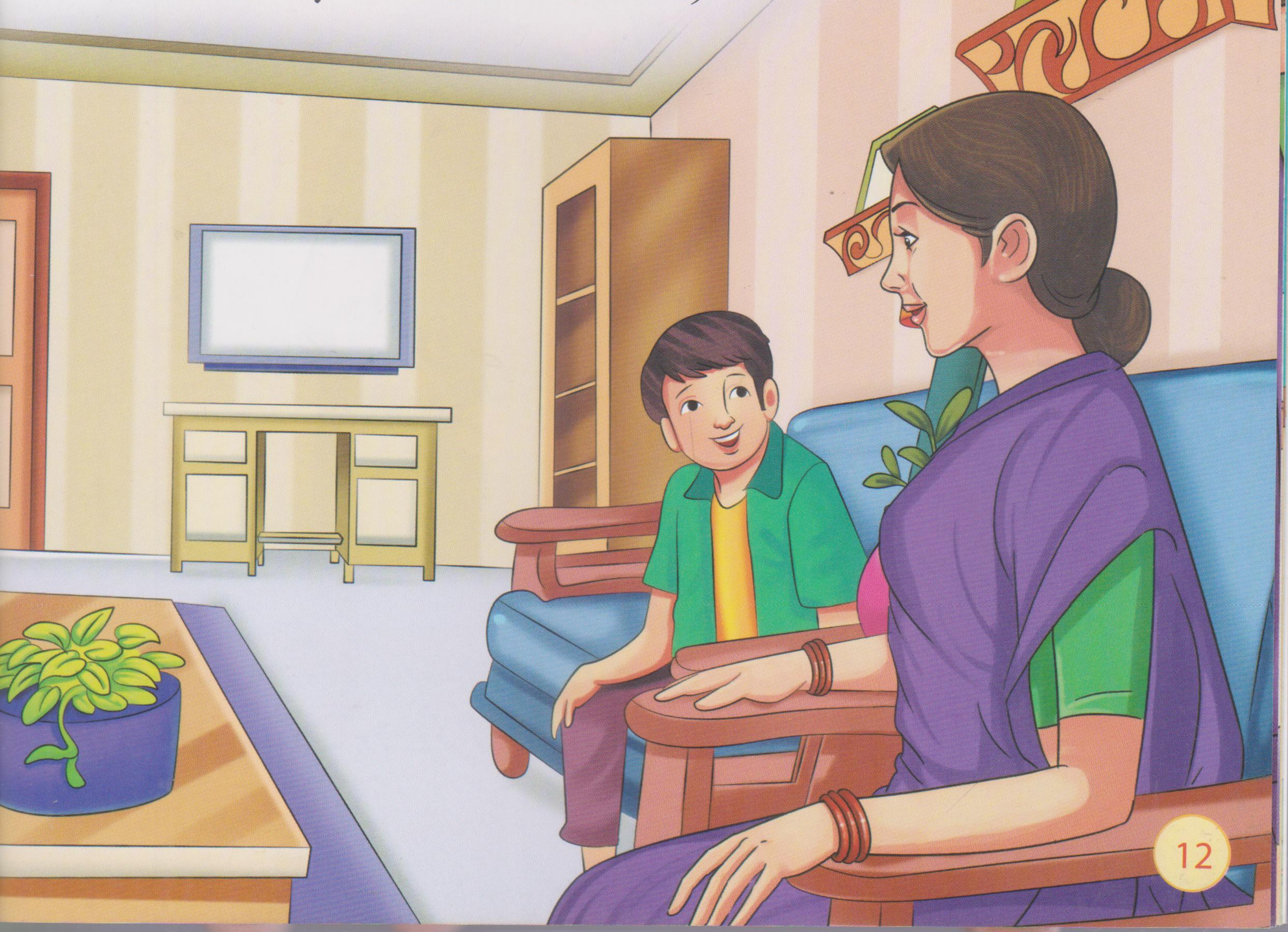
بیٹے نے بتایا "نہیں ماں! ان کا ایک اپنا نظام ہے۔ خاص طور پر انڈے سیتے وقت انھیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ اڑ جائیں گے۔



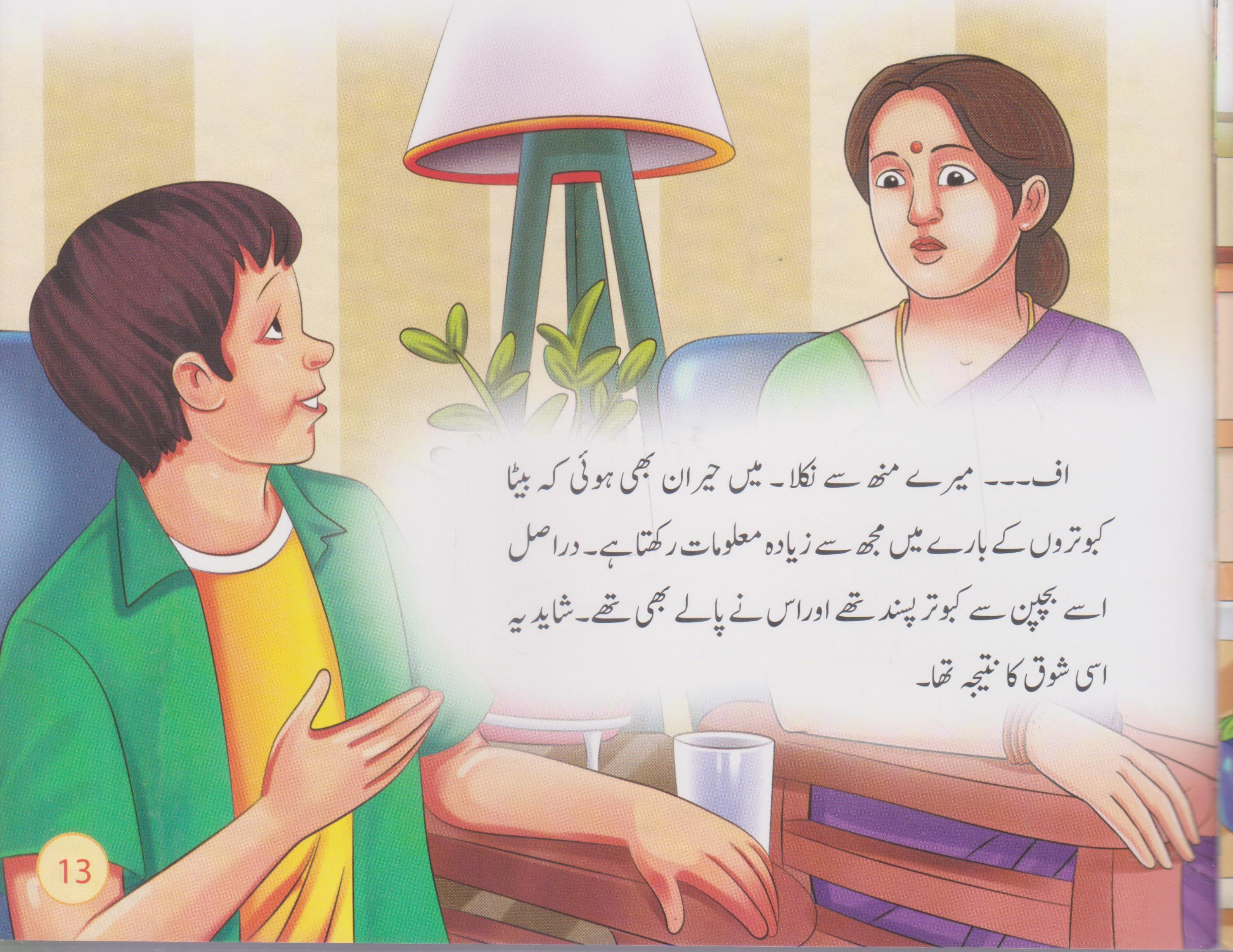
آپ نے دیکھا نہیں ہمارے دو پودے
وہاں رکھے رکھے سوکھ کر مر گئے جب سے
کبوتر کا جوڑا یہاں گھونسلہ بنا کر آباد ہوا ہے
پودوں کو پانی نہیں دیا۔

”لیکن پودے مر گئے یہ بھی تو غلط ہوا۔“ ماں وہ تو دھوپ کی تیزی سے
ہر سال مر جاتے ہیں۔ کبوتر کے گھر کو بچانا بھی ضروری تھا۔“ بیٹے نے جواز پیش کیا۔

یہ بات تو میرے علم میں تھی کہ کبوتر کے انڈے چھونے سے گندے ہو جاتے ہیں اور پھر وہ انڈے نہیں سیتے اور ان کے بچے نہیں نکلتے۔ لیکن بیٹے نے یہ بھی بتایا کہ اگر ان کے انڈے خراب ہو گئے یا بچے مر گئے یا کوئی انڈا گھونسلے سے نیچے گر گیا، کوئی بڑا پرندہ مثلاً چیل، کوا، انڈے یا بچے کھا گیا تو کوئی دوسرا ضرورت مند کبوتر کا جوڑا ان کے گھونسلے پر قبضہ کر لے گا۔



ضرورت مند سے کیا مراد ہے میں نے بیٹے سے پوچھا۔ تب اس نے بتایا کہ کسی کبوتری کو انڈے دینا ہیں اور اس کے پاس گھر نہیں ہے یعنی کسی نے ان کا گھر اجاڑ دیا ہے یا انھیں گھونسلہ بنانے کی جگہ نہیں ملی اور انڈے دینے کے دن نزدیک آگئے تو وہ جوڑا اتنی جلدی گھر نہیں بنا سکتا ایسی ایمرجنسی میں وہ اس طرح کا گھونسلہ تلاش کرتے ہیں۔ اس کے لیے ان کی آپس میں بہت لڑائی بھی ہوتی ہے لیکن آخر کار ضرورت مند جوڑا جیت جاتا ہے۔

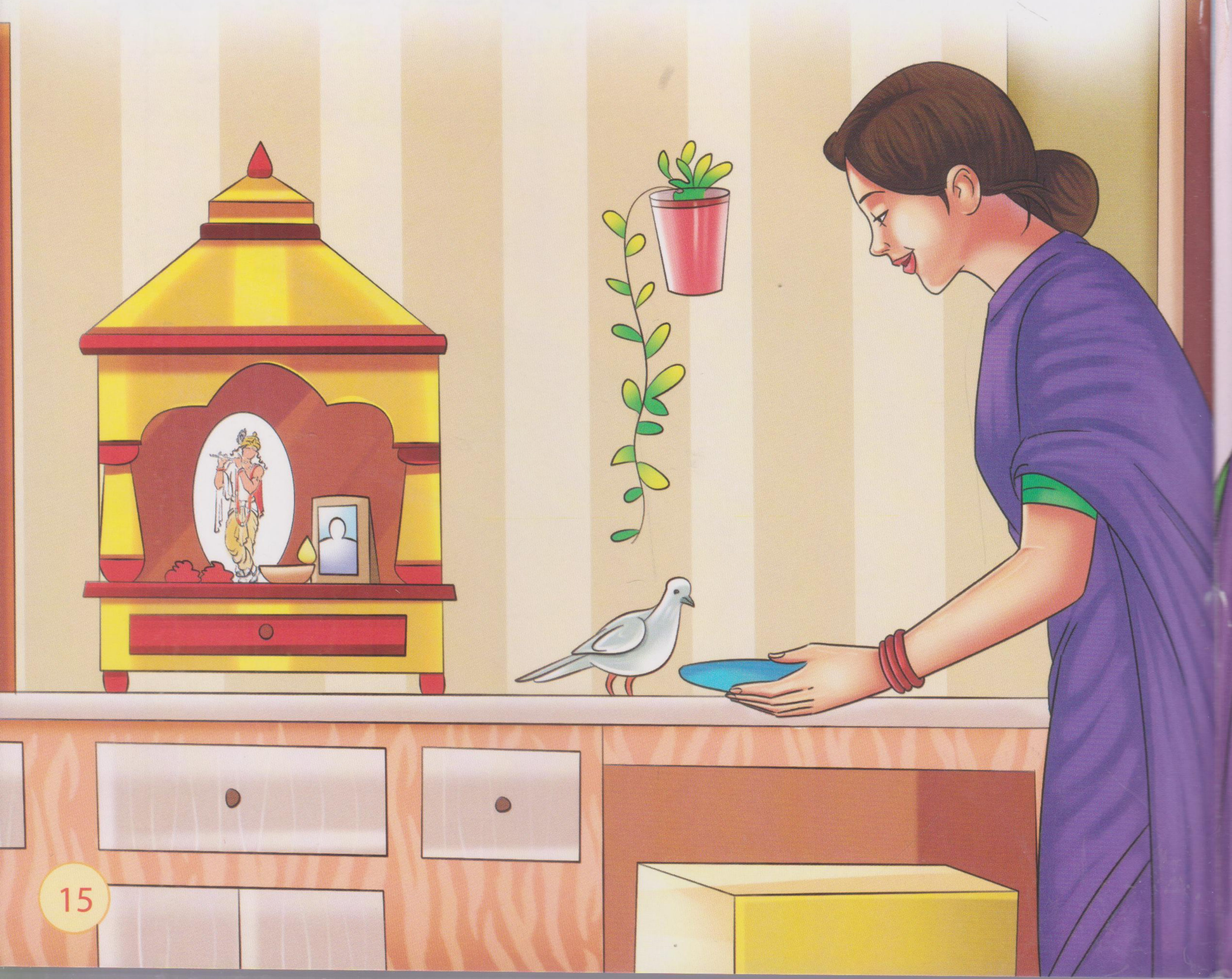


اف۔۔۔ میرے منہ سے نکلا۔ میں حیران بھی ہوئی کہ بیٹا کبوتروں کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلومات رکھتا ہے۔ دراصل اسے بچپن سے کبوتر پسند تھے اور اس نے پالے بھی تھے۔ شاید یہ اسی شوق کا نتیجہ تھا۔

ممبئی کی بارش تو مشہور ہے لیکن میرا واسطہ پہلی مرتبہ پڑا۔ کئی روز سے بارش کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ دھوپ کا نام ہی نہیں۔ اچانک مجھے خیال گزرا کبوتر دانا چگنے بھلا کہاں گئے ہوں گے وہ تو بھوکے بیٹھے ہوں گے۔ کہیں گھونسلے میں پانی تو نہیں آگیا۔



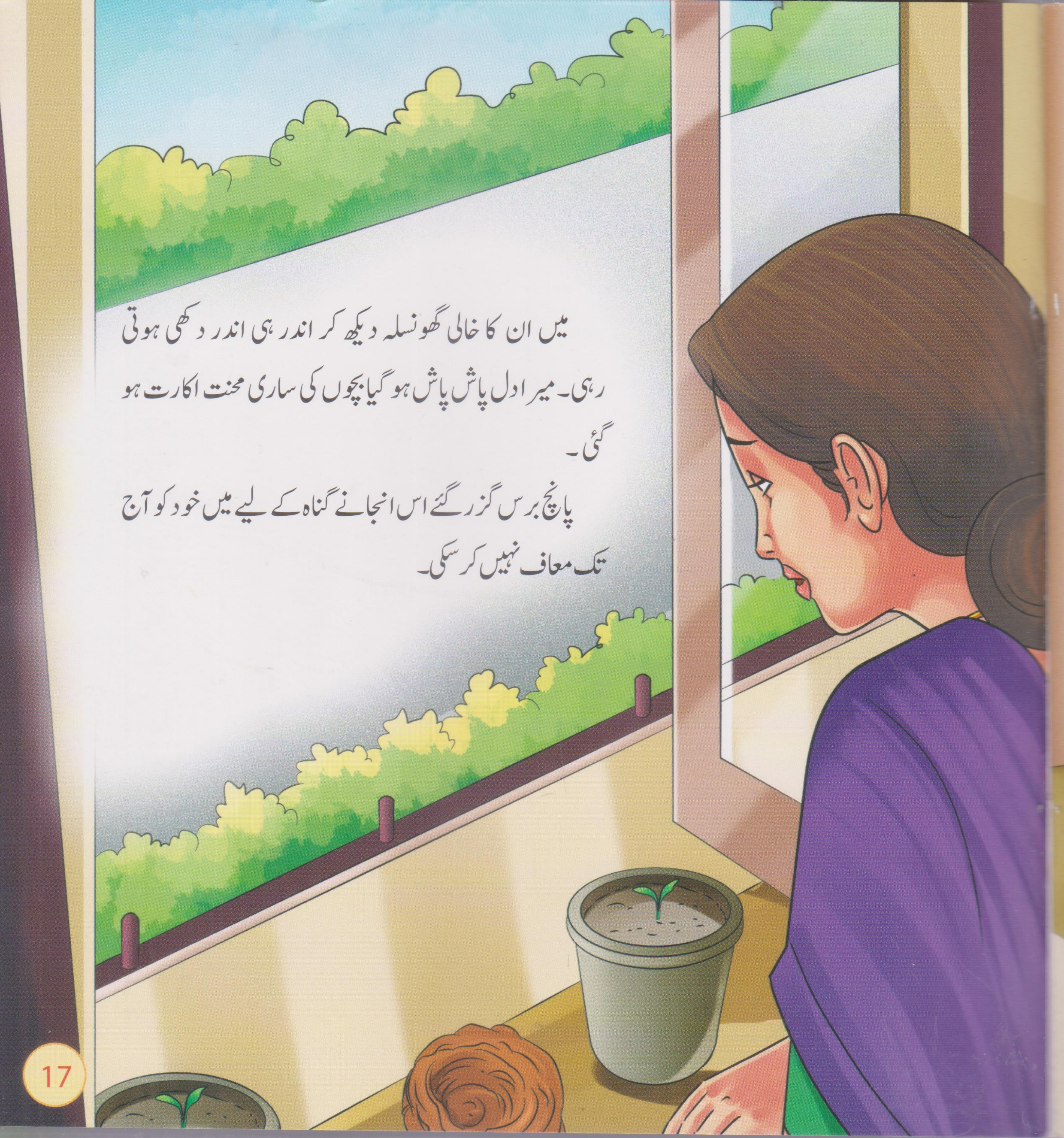
میں نے دیکھا کبوتری بیٹھی ہے اور کبوتر بھی منڈیر کے کونے پر پنکھ پھلائے بیٹھا ہے مجھے جانے کیا سوجھی کہ میں نے کبوتروں پر ترس کھا کر پتیلی سے ابلے چاول نکالے اور آہستہ سے ان کے پاس ڈال دیے کبوتری بھوکی تھی چاول چگنے لگی۔۔۔ کبوتر بھی چاول چگنے لگا۔



آن کی آن میں جنگلی کبوتر اور کوے آ گئے۔ اس سے پہلے کہ میں انھیں بھگاتی کبوتری ڈر سے اڑ گئی اور انڈے خالی رہ گئے۔ کوا لمحہ بھر میں ہی دونوں انڈے نگل گیا۔

کبوتر کبوتری دیوانہ وار ادھر اُدھر چکر لگاتے رہے اور پھڑ پھڑاتے رہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں تو کلیجہ تھام کر بیٹھ گئی۔ دونوں کبوتر کئی دنوں تک اس اجڑے دیار میں غمزدہ بیٹھے رہے اور پھر کہیں اور چلے گئے۔





میں ان کا خالی گھونسلہ دیکھ کر اندر ہی اندر دکھی ہوتی رہی۔ میرا دل پاش پاش ہو گیا بچوں کی ساری محنت اکارت ہو گئی۔

پانچ برس گزر گئے اس انجانے گناہ کے لیے میں خود کو آج تک معاف نہیں کر سکی۔

'کبوتروں کا گھونسلہ' ایک دلچسپ اور سبق آموز کہانی ہے۔ جو میل محبت، آپسی بھائی چارہ، انسانی ہمدردی اور ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں ہاتھ بٹانے کی تلقین کرتی ہے۔ اس کہانی میں بچوں کو ایک ایسے نظام سے متعارف کرایا گیا ہے جہاں پرندے، خاص طور پر کبوتر اپنی دنیا میں امن وسکون کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ کہانی بچوں کی ذہنی تربیت، سماجی شعور اور فطرت سے قربت پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے۔

نگار عظیم کی شہرت اور شناخت فکشن نگار کی حیثیت سے ہے۔ ان کی متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں عکس، گہن، عمارت، بہادر شاہ ظفر: شخصیت وشاعری اور انتخاب کلام ثروت میرٹھی قابل ذکر ہیں۔ انھیں مختلف اداروں سے انعامات واعزازات بھی مل چکے ہیں۔



نگار عظیم

ISBN 978-93-49533-17-2

9 789349 533172

NCPUL | DELHI | INDIA

قیمت -/25 روپے

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
وزارت تعلیم، حکومت ہند، نئی دہلی
فروغ اردو بھون ایف سی، 33/9
انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولا، نئی دہلی-110025